فقہ الفنون

# سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی

## اسلامی نقطۂ نظر سے وقت کی اہم ضرورت

محمد شہاب الدین

حسب ذیل مقالہ عروس البلاد قاہرہ میں ۲-۵ جولائی ۱۹۹۸ء کو منعقدہ عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کیا گیا تھا۔ جو "اسلام اور اکیسوی صدی" کے عنوان پر تھی اور یہ کانفرنس "مجلس اعلیٰ برائے امور اسلامی" کی جانب سے منعقد کی گئی تھی، جو مصری حکومت کی وزارت اوقاف کے ماتحت ہے۔ یہ مقالہ عربی زبان میں تھا جس کا اردو ترجمہ عام افادیت کی غرض سے پیش کیا جارہاہے۔ اس کانفرنس میں بحث و مباحثہ کے لئے چار موضوعات مقرر کئے گئے تھے، جن میں سے ایک "سائنس کی ترقی میں اسلام کا موقف" تھااور زیرِ بحث مقالے کا تعلق اسی موضوع سے ہے، جیساکہ اس کے مطالعے سے ظاہر ہوگا۔ (مترجم: انیس الرحمٰن)

# انسانی زندگی سے علوم و فنون کا تعلق

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فلاح و سعادت کے لئے اس کو دو قسم کے علوم سے سرفراز کیا ہے۔ پہلا علم شرعی ہے۔ جو اعمال انسانی اور اس کی سرگرمیوں کی حد بندی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اسی علم سے انسان کا اپنے خالق و مالکِ حقیقی سے صحیح رشتہ و تعلق متعین ہوتا ہے۔ دوسرا علم، علم طبیعی ہے۔ یعنی مظاہر عالم کا علم جس سے انسان کو سابقہ پڑتا ہے، نباتات، جمادات، حیوانات اور فلکیات وغیرہ۔ علم ثانی کا انسانی زندگی سے بہت گہرا رشتہ ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنی روزمرہ زندگی میں موجودات و مظاہر فطرت سے مفر نہیں، چاہے وہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، انسانی زندگی اور انسانی تہذیب و تمدن کا ان موجودات (نباتات، حیوانات اور جمادات) سے براہِ راست تعلق ہے اور وہ ان کو قدیم دور ہی سے مختلف صورتوں اور مختلف طریقوں سے برت رہا ہے جس کی وجہ سے قسم ہا قسم کے صنعتی علوم عالم وجود میں آئے اور یہ علوم تفکر و تدبر کی وجہ سے برابر ترقی پذیر ہیں اور سائنس اور ٹکنالوجی برابر ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں۔ آج ان علوم نے مختلف میدانوں میں زبردست کامیابیاں حاصل کرلی ہیں جس کی نظیر ازمنہ قدیم اور یہاں تک کہ گزشتہ صدی تک میں نہیں ملتی۔ آج ماہرینِ طبیعات نہ صرف ان اشیاء اور موجودات کو برت رہے ہیں بلکہ ان میں ودیعت شدہ برقی، حرکیاتی، میکانیکی، ایٹمی، شمسی، اشعاعی وغیرہ مخفی طاقتوں کو مسخر کرچکے ہیں اور ان مخفی طاقتوں کی مدد سے بر و بحر کی تسخیر کر کے ان میں پوشیدہ معدنیات و خزانوں اور ان میں ودیعت شدہ فطری و طبیعی منافع سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے فضاؤں کو زیر نگیں کر کے انہیں مصنوعی سیاروں سے لیس کر دیا ہے اور اب مشتری و مریخ پر کمند ڈال رہے ہیں۔

یہ طبیعی تجرباتی و صنعتی علوم اور ان کی مصنوعات جیسے ٹیلی فون، فیکس، ٹی وی، کمپیوٹر، موٹر گاڑیاں، طیارے، راکٹ، خلائی جہاز اور قسم ہا قسم کی مشینیں اور گھریلو، دفتری، طبی، تمدنی اور عسکری ساز و سامان وغیرہ سب ہماری انفرادی و اجتماعی ضرورتوں کو پورا کرنے

کے لئے ہیں، آج کوئی بھی قوم ان مصنوعات کو نظر انداز کر کے ایک دن بھی زندگی گزار نہیں سکتی۔

## علوم و صنعتوں کے تئیں اسلام کا موقف :

آج یہ تمام علوم اور صنعتیں اقوام کی ترقی کی علامت بن چکی ہیں جو بھی قوم اس میدان میں پس ماندہ رہے گی وہ تمدنی، اقتصادی، تجارتی، عسکری، سیاسی، بین الاقوامی اور یہاں تک کہ سفارتی میدانوں میں بھی بچھڑ جائے گی۔ ان علوم اور صنعتوں کی اسلامی نقطۂ نظر سے کافی اہمیت ہے۔ اسلام ایک فطری اور مکمل دین ہونے کی وجہ سے حقائق و واقعات کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے وہ مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے سائنس اور ٹکنالوجی میں پیش قدمی اور ترقی پر ابھارتا ہے۔ اسلام کی یہ ترغیب و تحریص دو میدانوں میں ہے، اوّل مظاہر عالم میں غور و فکر اور نظام فطرت میں تحقیق و تجسس کرنا اور دوم اس میں ودیعت شدہ مادی و تمدنی فوائد۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ جو کہ مظاہر اور موجودات عالم اور اس کے نظام میں تحقیق و تجسس کرنے والوں کے لئے ایک خدائی تحفہ ہے۔ چنانچہ بطور مثال قسم اوّل کے سلسلے میں حسب ذیل آیات پیش کی جاسکتی ہیں:

قُلِ انْظُرُوْا مَا ذَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔(۱)

کہہ دو دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۔(۲)

کہہ دو ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی دفعہ پیدا کیا پھر اللہ آخری دفعہ بھی پیدا کرے گا۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ

---

۱۔ سورۂ یونس، آیت ۱۰۱،

۲۔ سورۂ العنکبوت آیات ۲۰،

رُفِعَتْ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۔ (۱)

پھر کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے ہیں اور آسمانوں کی طرف کہ کیسے بلند کئے گئے ہیں اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کیسی بچھائی گئی ہے۔

اور قسم ثانی کی تائید میں جو آیات وارد ہوئی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَاسَأَ لْتُمُوْهُ ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ○ (۲)

اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں اور سورج اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن کو تابع کیا اور جو چیز تم نے اس سے مانگی اس نے تمہیں دی اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْ آدَمَ وَحَمَلْنَا هُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ

---

۱۔ سورۂ الغاشیہ، آیات ۱۷-۲۰،

۲۔ سورۂ ابراہیم، آیات ۳۲-۳۴،

مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَا هُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً ○ (١)

اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً۔ (٢)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے تمہارے کام پر لگا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ (٣)

اور ہم نے لوہا بھی اتارا جس میں سخت جنگ کے سامان اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ (٤)

اور ان سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر ہیبت پڑے۔

---

۱۔ سورۃ الاسراء آیت ۷۰،

۲۔ سورۃ لقمان، آیت ۲۰،

۳۔ سورۃ الحدید، آیت ۲۵،

۴۔ سورۃ انفال، آیت ۶۰،

# نظریاتی و صنعتی علوم:

قسم اوّل کا تعلق خالص نظریاتی علوم سے ہے جب کہ قسم ثانی کا تعلق تجرباتی، تکنیکی اور صنعتی علوم سے ہے۔ اوّل الذکر سے کائنات اور اس میں موجود عبرتوں اور نشانیوں کے مطالعے سے انسانی فکر روشن ہوتی ہے، جو کہ کائنات کی وحدت اور اس کے پیچھے کارفرما ایک زبردست قوت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، یہی وہ قوت ہے جو کہ کائنات اور مظاہر عالم کو اسباب و علل کے ایک نظام کے تحت چلا رہی ہے جو کہ مافوق الفطرت و مافوق العادت ہے۔ تاکہ انسان کو اذعان کلی ہو جائے کہ اس کائنات کا نظم و نسق از خود وجود میں نہیں آیا اور نہ بنفس نفیس رواں دواں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک پُراسرار ہستی کارفرما ہے جو اسے ایسے حیرت انگیز طریقے سے چلا رہی ہے جس کو انسان ایک ظاہری اسباب و علل کی روشنی میں سمجھ نہیں سکتا۔ لہٰذا انسان کو ایک غیر معمولی طاقت و قوت کا وجود تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، جو خدائے برتر کی ہستی ہے۔ اس اعتبار سے ایک خالق اور خدائے برتر کو ماننے کا عقیدہ قدامت پسندی نہیں بلکہ یہ ایک سائنٹفک نظریہ ہے جو بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وہ راز ہے جس کی وجہ سے اسلام مظاہر کائنات میں غور فکر و کرنے اور اس میں پوشیدہ اسرار و حقائق کا جائزہ لینے کی دعوت دیتا ہے۔

اب رہے تجرباتی و صنعتی علوم تو یہ نظریاتی علوم کے تابع ہیں اور یہ مظاہر عالم میں ودیعت شدہ اسباب و علل میں غور و فکر اور کائناتی حقائق اور سائنسی انکشافات کو بروئے کار لانے کا ثمرہ ہیں جو کہ کتابِ الٰہی میں موجود آیات الٰہی کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

> وَفِی الْاَرْضِ آیَاتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ O (۱)
>
> اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور خود

---

۱۔ سورۃ الذاریات، آیات ۲۰۔۲۱۔

تمہارے نفسوں میں بھی، پس کیا تم غور سے نہیں دیکھتے۔

سَنُرِيْهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○(۱)

عنقریب ہم اپنی نشانیاں انہیں دنیا میں دکھائیں گے اور خود ان کے نفس میں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہی حق ہے، کیا ان کے رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

## سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی میں اسلام کی رہنمائی :

اس اعتبار سے کائنات اور مظاہر عالم میں پوشیدہ خدائی نعمتیں تکنیکی اور صنعتی علوم کے ذریعے وجود میں لائی جاسکتی ہیں۔ نظریاتی علوم ذہنِ انسانی کو غلط نظریات اور گمراہ فلسفوں سے بچاتے ہیں، جب کہ صنعتی علوم مظاہر عالم میں پوشیدہ خدائی نعمتوں سے انسان کو آشنا کر کے انسانی تمدن کو آگے بڑھاتے اور اسے ترقی دیتے ہیں، تاکہ نوع انسانی پر اللہ تعالیٰ کی آزمائش پوری ہو سکے۔ اسی لئے اسلام عالمِ انسانی اور بالخصوص مسلمانوں کو کائنات اور موجودات عالم میں غور و فکر کرنے اور ارض و سماء میں ودیعت شدہ بری و بحری منافع جو نباتات، حیوانات، جمادات و سماوات سے متعلق ہیں اور جو ان میں ظاہری و باطنی نعمتوں کی حیثیت سے پوشیدہ ہیں جیسے برقی، حرکیاتی، ایٹمی، اشعاعی اور شمسی طاقتیں وغیرہ ان سب سے استفادہ کرنے پر ابھارتا ہے۔

تمدنی، صنعتی، اقتصادی، تجارتی اور عسکری میدانوں میں اسلام کے یہ دوٹوک اور واضح احکام ہیں۔ اسی طرح دوسرے تمام علوم اور صنعتوں کی ترقی میں اسلام کی رہنمائی کا یہی حال ہے۔ اس اعتبار سے اسلام انسانی تمدن اور صنعتوں کی ترقی کا پہلا علم بردار ہے۔ لہٰذا دین اور تمدن میں کسی قسم کا تعارض نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہے چنانچہ ایسے لوگ دین کے خلاف بے بنیاد الزام تراشیاں کرتے ہیں، واقعہ یہ ہے کہ اسلام انسان کے تمام

۱۔ سورۂ حم السجدہ، آیت ۵۳،

دینی و دنیوی مسائل و معاملات میں رہنمائی کرتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا جیسا کہ دوسرے مذاہب کا حال ہے۔ لہٰذا اسلام ہر اعتبار سے ایک مکمل دین ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ مسلمانوں نے عہدِ وسطیٰ میں قرآن مجید کی سائنٹفک اور تمدنی تعلیمات سے فیض یاب ہو کر سائنس اور ٹکنالوجی میں عظیم کامیابیاں حاصل کیں اور اس میدان میں اقوامِ عالم کی رہنمائی کی اور ان علوم کی ترقی و ترویج میں اہم کردار ادا کیا، اسی طرح انہوں نے گراں قدر سائنسی انکشافات کئے اور بے شمار کائناتی حقائق کو نمایاں کیا۔ ان کے کارہائے نمایاں کا بہت سے اعتدال پسند مغربی فضلاء نے بھی اعترف کیا ہے۔ چنانچہ فلپ حتی اپنی مشہور کتاب "تاریخ عرب" میں لکھتا ہے:

"مسلم اسپین نے عہد وسطیٰ کے یورپ کی علمی و فکری تاریخ کا ایک نمایاں باب لکھا۔ آٹھویں صدی کے نصف اور تیرہویں صدی کی ابتداء کے درمیان، جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، عربی زبان بولنے والے لوگ ہی ساری دنیا میں تہذیب و ثقافت کے مشعل بردار رہے۔ مزید براں یہ کہ انہیں کے ذریعے قدیم سائنس و فلسفہ کی بازیافت ہوئی۔ اس میں اضافہ ہوا اور ان کی نقل کا کام ایسے طریقے سے عمل میں آیا جس نے یورپ کی نشاۃ ثانیہ کی راہیں ہموار کیں۔ اس پورے عمل میں عربی اسپین نے عظیم کردار ادا کیا"

Moslem Spain wrote one of the brightest chapters in the intellectual history of medieval Europe. Between the middle of the eight and the begging of the thirteenth centuries. As we have noted before. the Arabic Speaking

people were the main beraers of the torch of culture and civilization through out the world. Moreover they were the mideum through which ancient science and philosophy were recovered. Supplemented and transmitted in such a way as to make possible the renaissance of western Europe. In all this, Arabic Spain had a large Share. (1)

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا نے کئی جگہوں پر مسلمانوں کے اس تفوق و برتری کا اعترف کیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر "حیاتیات میں عربوں کا تسلط" کے عنوان سے مذکور ہے "یورپ میں سائنس تقریباً ایک ہزار سال تک نیند کے عالم میں رہی، عربوں نے نویں صدی تک اپنا اثر و رسوخ اسپین تک بڑھالیا تھا، وہ سائنس کے محافظ اور نگراں بن گئے اور حیاتیات میں اپنا تسلط قائم کرلیا جیسا کہ انہوں نے دوسرے علوم میں کیا تھا۔"

Arab domination of biology, during the almost 1.000 years that science was dormant in Europe, The Arabs, who by the 9th century had extended their sphere of influence as far as Spain, Became the custodians of science and dominated biology, as they

1- History of Arabs, Philip. K. Hitti. P. 557. London . 1977.

did other diciplines. (1)

## بعض تاریخی حقائق :

اب تک کی بحث سے یہ خوبی واضح ہو گیا کہ قرآنِ عظیم کی مثبت تعلیمات ہی عہد وسطیٰ میں مسلمانوں کی ترقی کا محرک بنیں، وہ تجرباتی علوم میں منہمک ہو گئے اور اس میدان میں حیرت انگیز ترقیاں کیں اور جدید سائنس کی داغ بیل ڈالی۔

یورپ میں یہ دور قرون مظلمہ کا دور تھا۔ مسلمانوں کی سائنسی میدان میں ترقیاں ہی مغربی اقوام میں حرکت و بیداری کا سبب بنیں اور وہ تحصیلِ علم اور تسخیر کائنات کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ زمانہ چودھویں اور سولھویں صدی کے درمیان کا زمانہ تھا۔ یہی زمانہ مغرب میں سائنس کے احیاء و ترقی کا دور تھا، جس کو نشاۃ ثانیہ کا نام دیا گیا۔ یہ دور مشرق و مغرب کے درمیان حد فاصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مغربی اقوام نے ترقی برابر جاری رکھی اور بلاد اسلامیہ کا انحطاط شروع ہو گیا۔ یہ سب مسلمانوں کے فوجی و سیاسی میدان میں شکست و ریخت کا نتیجہ تھا۔ سقوط اسپین اس سلسلے کی آخری کڑی ثابت ہوئی۔ اس حادثہ فاجعہ کے بعد بلاد اسلامیہ پر جمود و تاریکی کے گھٹاٹوپ بادل چھاگئے۔

## مذہب اور سائنس میں کش مکش :

بہر حال مسلم دور میں سائنس اور ٹکنالوجی میں جو ترقی ہوئی وہ سب دین ابدی کے زیرِ سایہ تھی۔ اسلامی معاشرے میں یہ علوم کسی بھی دور میں مبغوض نہیں رہے۔ جیسا کہ مسیحی معاشرہ اور بالخصوص کلیسا (چرچ) نے یورپی نشاۃ ثانیہ کے دوران کیا۔ وہاں پر سائنس اور عیسائیت کے درمیان کش مکش کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا جو مذہب اور سائنس کی تفریق کا سبب بنا، جس کے سبب الحاد و لادینیت نے جنم لیا، گویا کہ مذہب اور سائنس کے درمیان کوئی رشتہ ہی نہیں ہے بلکہ ان دونوں کے درمیان ایک خلیج حائل ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی معاشرے نے مذہب سے بالکل ناطہ توڑ کر مادیت کو گلے لگالیا۔

---

1- Encyclopaedia Britannica, Vol. 2, P. 1018, 1983.

# جدید تجرباتی علوم کے فوائد:

اسی وجہ سے اسلام مذہب اور سائنس یا تمدن اور شریعت میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتا۔ قرآن مجید روئے زمین پر وہ پہلا صحیفہ ہے جو دین اور دنیا کے درمیان خلیج کو پاٹتا اور اپنے متبعین کو ان کی سعادتوں سے محظوظ ہونے کی دعوت دیتا ہے، تاکہ انسانی زندگی اور انسانی تمدن میں سدھار آسکے۔ تجرباتی علوم کے اَن گنت دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ اس کے دینی فوائد یہ ہیں کہ نظامِ کائنات اور قوانین فطرت کے مطالعے سے کائنات میں موجود آیاتِ الٰہی کا اثبات ہوتا ہے، جو کہ خدائے ذوالجلال کی وحدانیت، اس کی خالقیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے دنیوی فوائد یہ ہیں کہ اس سے مظاہر کائنات میں پوشیدہ خدائی نعمتوں کا سراغ ملتا ہے جو کہ کائنات میں غور و فکر اور قوانین فطرت میں تفکر و تدبر کے بعد منکشف ہوتے ہیں۔ اوّل الذکر سے انسانی اذہان روشن ہوتے ہیں اور گمراہ کن نظریات اور فلسفوں کا ازالہ ہوتا ہے اور آخر الذکر سے قسم ہا قسم کے ایجادات و اختراعات وجود میں آتے ہیں جو کہ تمدن انسانی کو رفتار زمانہ کے مطابق ترقی دیتے اور پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ تجرباتی علوم فکر انسانی اور تمدنِ انسانی کی نشو و نما اور اس کی ذہنی بالیدگی میں کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ لہٰذا مذہب اور سائنس یا شریعت اور جدید اکتشافات میں کسی قسم کا تعارض نہیں۔ اسلام چونکہ ایک فطری دین ہے اس لئے اس نے نوعِ انسانی کی صحیح رہنمائی کی ہے۔ اس کی تعلیمات میں کسی قسم کا نقص یا عیب نہیں ہے۔ اسلام کا یہی طرۂ امتیاز ہے جس سے دوسرے ادیان عاری نظر آتے ہیں۔

خلاصہ بحث یہ کہ مسلمانوں کو شرعی اعتبار سے خلافت ارض کے میدان میں پیش رفت کرنے کے لئے یہ علوم نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے یہ علوم سراپا خیر ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال میں ان علوم کا نمایاں کردار رہا ہے۔ موجودہ دور میں ترقی یافتہ قومیں جو ان علوم سے لیس ہیں وہ اس میدان میں غیر ترقی یافتہ اقوام پر رعب و دبدبہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آج یہ علوم صنعتی و عسکری میدان میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ اسی لئے وہ اقوام جو اس میدان میں پیچھے رہ گئیں وہ رو بزوال ہو کر تاریخ کا ایک حصہ بن گئیں۔

(جاری ہے)